REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم یکشنبہ
۳ رمضان المبارک ۱۳۸۰ھ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ | ۱۹ تبلیغ ۱۳۴۰ ہش | ۱۹ فروری ۱۹۶۱ء | نمبر ۴۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۸ فروری بوقت ۹ بجے صبح
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

نیا آئین ملک کے نظم و نسق کو اور زیادہ مضبوط بنانے کا موجب ہوگا

ہر سطح پر زیادہ سے زیادہ لوگ اپنے معاملات طے کرنے میں حصہ لے سکیں گے

(صدر ایوب)

ڈھاکہ ۱۸ فروری۔ صدر محمد ایوب خاں نے کل یہاں پاکستان کے آئندہ دستور کا ذکر کرتے ہوئے کہا دستوری کمیشن کی رپورٹ کا انتظار کیا جا رہا ہے ان مسائل کا پہلے سے اندازہ لگانا پسند نہیں کرتا۔ تاہم توقع ہے کہ نئے آئین سے ملک کا نظم و نسق مستحکم ہوگا۔ اور ہر سطح پر زیادہ سے زیادہ لوگ اپنے معاملات نپٹانے میں حصہ لے سکیں گے۔ صدر نے موجودہ قوانین اور طریق کار پر نظرثانی اور ترقیاتی منصوبوں کو بسرعت عملی جامہ پہنانے پر زور دیا۔ — صدر محمد ایوب خاں گورنمنٹ ہاؤس میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے ممتاز شہریوں سے بات چیت کر رہے تھے ان لوگوں سے صدر مملکت نے مکمل آزادی اور صاف گوئی کے ماحول میں تین گھنٹے تک مختلف امور پر تبادلۂ خیالات کیا۔ ممتاز شہریوں میں ڈھاکہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر، مختلف شعبوں کے سربراہ اور سینئر لیکچرار، مصنف، رائٹر، وکلاء مقامی کالجوں کے پرنسپل، صنعت کار، سماجی کارکن اور بنیادی جمہوریتوں کے مختلف سطح کے ارکان شامل تھے۔ مشرقی پاکستان کے گورنر لیفٹننٹ جنرل محمد اعظم خاں اور وزیر قانون۔ قومی تعمیرات کے وزیر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور اعلیٰ احکام بھی اس ملاقات میں موجود تھے۔

صدر نے اپنی بات چیت کے دوران زور دیا کہ ہر کہیں پاکستانیوں کو مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان افہام و تفہیم اور زیادہ سے زیادہ رابطے کی اہمیت کا احساس کرنا چاہیئے۔

بات چیت کے دوران شادی بیاہ کی اصلاحات کے کمیشن کی سفارشات پر تیزی سے عمل درآمد پر زور دیا گیا۔ یہ سوال بنیادی جمہوریتوں کی ایک ممتاز خاتون رکن نے اٹھایا اور بہت سی دوسری خواتین نے اس کی پوری حمایت کی۔

وزیر اعظم عراق جنرل عبدالکریم قاسم پاکستان آئیں گے

پاکستان پہلا ملک ہوگا جسکا وزیر اعظم عراق دورہ کریگے

بغداد ۱۸ فروری۔ عراقی وزیر اعظم سید ہاشم جواد نے کل بتایا کہ دورۂ پاکستان کی دعوت میرے لئے عزت و فخر کا باعث ہے آپ نے امید ظاہر کی کہ اگرچہ میرے دورۂ پاکستان کے لئے کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی۔ تاہم میں جلدی پاکستان جاؤنگا۔ مسٹر ہاشم جواد نے جو عالم عرب میں پاکستان کے ایک پرجوش دوست ہیں کہا میں پاکستان میں جن خاص مسئلہ پر پاکستانی حکام سے تبادلۂ خیالات کرونگا وہ پاکستان سے ہماری دائمی دوستی کا موضوع ہوگا۔ آپ نے انکشاف کیا کہ عراق کے وزیر اعظم میجر جنرل عبدالکریم قاسم نے بھی پاکستان کا دورہ کرنے کی دعوت منظور کرلی ہے۔ مسٹر ہاشم جواد نے کہا پاکستان پہلا غیر ملک ہوگا جس کا وزیر اعظم عراق دورہ کریں گے۔ ۱۹۵۸ء کے انقلاب کے بعد جنرل قاسم عراق سے باہر نہیں گئے۔

لنکا نے اسرائیل سے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے

کولمبو ۱۸ فروری۔ لنکا نے اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات منقطع کر لئے ہیں۔ اس سے پہلے لنکا کی حکومت نے روم میں اپنے سفیر کو اسرائیل میں بھی اپنا سفیر مقرر کرنے کی منظوری دے دی تھی۔ لیکن اس فیصلہ سے دوسرے ایشیائی ملکوں سے تعلقات پر برا اثر پڑنے کے امکان کے پیش نظر یہ حکم منسوخ کر دیا گیا ہے۔

ربوہ میں یوم مصلح موعود کی تقریب پر جلسہ

مورخہ ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر اہالیان ربوہ کا ایک جلسہ ۹ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک مسجد مبارک میں منعقد ہوگا جس میں علمائے سلسلہ احمدیہ پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر فرمائیں گے۔ احباب وقت مقررہ پر تشریف لا کر مستفید ہوں مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

احباب وقت کی پابندی کو خاص طور پر ملحوظ رکھیں (صدر عمومی)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۸ فروری۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی خطبہ میں آپ نے رمضان المبارک کے فضائل اور اہمیت پر عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی

کل یہاں مورخہ یکم رمضان المبارک سے مسجد مبارک میں قرآن مجید کا خصوصی درس بھی شروع ہو گیا۔ درس کا آغاز نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری نے کیا۔ آپ سورۂ فاتحہ سے سورۂ مائدہ تک درس دیں گے۔ جیسا کہ قبل ازیں اعلان شائع ہو چکا ہے۔ درس روزانہ ظہر کی نماز کے بعد ہوا کرے گا۔

کینیڈی کے نام خروشیف کا پیغام

ماسکو ۱۸ فروری روسی نیوز ایجنسی طاس کی اطلاع کے مطابق مسٹر خروشیف نے صدر امریکہ مسٹر کینیڈی کو ایک پیغام بھیجا ہے۔ جس میں ایسے شدید بین الاقوامی کنٹرول کی سفارش کی گئی ہے کہ کوئی ملک خفیہ طور پر اپنے آپ کو مسلح نہ کرسکے۔

امیر بہاول پور بال بال بچے

سکھر ۱۸ فروری۔ اطلاع ملی ہے کہ پچھلے ہفتے روہڑی ریلوے سٹیشن پر امیر آف بہاولپور کی بوگی ریل کی پٹڑی سے اتر گئی۔ لیکن امیر بہاولپور م۔م بال بال بچ گئے۔ اس حادثے میں ریل کی پانچ سو گز لمبی پٹڑی کو نقصان پہنچا۔

اعلان تعطیل

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب کے موقعہ پر مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۱ء کو دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے مورخہ ۲۱ فروری کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔

(مینیجر الفضل)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ فروری ۶۱ء

اسلامی اصولوں پر عمل

اطلاع ہے کہ ایچی سن کالج کے جلسہ تقسیم انعامات میں وزیر تعلیم مسٹر حبیب الرحمٰن نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے کہ ملک کی ہمہ گیر ترقی کا انحصار اس بات پر ہے کہ ہم زندگی کے ہر شعبہ میں اپنے کردار کو اسلامی اصولوں کے سانچے میں ڈھال لیں۔ اسی پر ایک معاصر رائے زنی کرتے ہوئے لکھتا ہے :-

"ہمیں خوشی ہے کہ حکومت کے ایک وزیر نے یہ بات کسی جھجک کے بغیر کہی ہے۔ مسٹر حبیب الرحمٰن سے قبل خود صدر مملکت اس موضوع پر ایسے ہی خیالات کا اظہار کر چکے ہیں۔ بلاشبہ ایک مسلمان کا عقیدہ یہی ہونا چاہیئے کہ اسلامی اصولوں پر عمل ہر جہتی ترقی کی ضمانت ہے۔ اسلام محض نجاتِ اخروی کا ذریعہ ہی نہیں اس کے اصول —— اور اس کی تعلیمات اس قابل ہیں کہ زندگی اور اس دنیا میں بھی ان پر عمل کیا جائے۔"

حقیقت یہی ہے کہ اسلام نام ہے اس دنیا کے کاروبار کو ایک خاص نقطۂ نظر سے سرانجام دینے کا۔ اسلام میں جو عبادات ہیں ان کا انسان کی تمام زندگی کے ساتھ گہرا تعلق ہے ایک مسلمان صرف نماز روزہ وغیرہ کی پابندی کر کے حقیقی مسلمان نہیں بن سکتا جب تک وہ اپنی تمام زندگی کو تقویٰ کے سانچے میں نہ ڈھالے اور جب تک وہ اپنے عام کاروبار۔ گھریلو معاملات اور دوسرے انسانوں کے ساتھ تعلقات میں ان ہدایات پر عمل نہ کرے جو اسلام نے زندگی گزارنے کے لئے دی ہیں۔ جیسا کہ معاصر نے کہا ہے۔ اسلام دو غلی زندگی کا نام نہیں ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک آدمی حاجی بھی ہو اور بلیک مارکیٹنگ میں پیش پیش ہو اور وہ مسلمان کہلائے۔

حقیقت یہ ہے کہ بہت سے لوگ خواہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں مذہب کو اپنی بداعمالیوں کے پردے کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور بظاہر مذہب کے بھی پابند ہوتے ہیں مگر در اصل بظاہر بھیڑ کی کھال میں بھیڑئیے ہوتے ہیں۔ افسوس ہے کہ آج کل عموماً مذہبی لوگوں کا کچھ ایسا ہی حال ہو گیا ہے۔ مذہبی معاملات میں ظاہرداری کا بڑا دخل عمل ہو چکا ہے۔ ایک طرف تو ہم دیکھتے ہیں کہ ایک انسان مذہبی شعائر کی پابندی میں بڑا سخت گیر ہوتا ہے لیکن جہاں پیسہ کا معاملہ آتا ہے اس کا تمام اخلاق اس کو جواب دے دیتا ہے اور ذرا ذرا سی بات میں ایمانداری کو چھوڑنے کے لئے تیار ہوتا ہے ایسے آدمی سوسائٹی کے لئے سخت مضر ہوتے ہیں اور جہاں بھی ایسے لوگوں کی کثرت ہو جائے گی وہ ملک اور قوم ہرگز ترقی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ایسے لوگ جو مثال عوام کے سامنے رکھتے ہیں وہ سخت گمراہ کن ہوتی ہے اور ان کی دیکھا دیکھی تمام معاشرہ گندہ ہو جاتا ہے۔

وزیر تعلیم نے کالج کے طلبہ کو خطاب کرتے ہوئے جو کچھ کہا ہے وہ بالکل صحیح ہے آپ کے ایک تعلیم گاہ میں یہ کلمات کہنے کی غرض یہ ہے کہ ہماری تعلیم گاہوں میں بھی اسلام کے اصولوں کی پابندی ہونی ضروری ہے۔ جب تک دوسرے زندگی کے شعبوں کی طرح تعلیمی شعبہ میں بھی اسلامی کردار نہ دکھایا جائے گا۔ اس وقت تک ہمارا ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہماری درسگاہوں میں اس امر کی بنیادی ضرورت ہے کہ اسلامی اصولوں کے سانچے میں زندگی کو ڈھالا جائے۔ کیونکہ یہیں سے ہماری آئندہ نسلیں تیار ہو کر نکلتی ہیں جن پر ملک و قوم کی آئندہ بہبودی کا انحصار ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنی تقریر میں جو آپ نے قادیان کے تعلیم الاسلام کالج کے افتتاح پر فرمائی ہے اسی بات پر زور دیا ہے کہ ہمارے کالج کے پروفیسروں کا کام کیا ہونا چاہیئے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

"یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارا طریق سارے کا سارا اسلامی ہونا چاہیئے بے شک ہندو، سکھ، عیسائی جو بھی آئیں ہمیں فراخدلی کے ساتھ انہیں خوش آمدید کہنا چاہیئے۔ مگر جہاں تک اخلاق کا تعلق ہے ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کے اخلاق مرتا پا مذہب کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہوں۔ ان کی عادات مذہب کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہوں۔ ان کے افکار مذہب کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہوں۔ ان کے خیالات مذہب کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہوں۔ پس جہاں ہمارے پروفیسروں کا یہ کام ہے کہ وہ تعلیم کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیں وہاں ان کا ایک یہ کام بھی ہے کہ وہ رات دن اس کام میں لگے رہیں کہ لڑکوں کے اخلاق اور ان کی عادات اور ان کے خیالات اور ان کے افکار ایسے اعلےٰ ہوں کہ دوسروں کے لئے مذہبی لحاظ سے وہ ایک مثال اور نمونہ ہوں اگر خدا تعالےٰ کی توحید کا یقین ہم لڑکوں کے دلوں میں پیدا کرتے ہیں۔ تو ہندوؤں اور سکھوں کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ ہندو بھی خدا کے قائل ہیں اور سکھ بھی خدا کے قائل ہیں اگر ہم دہریت کو مٹاتے ہیں اگر ہم خدا تعالےٰ کی ہستی کا یقین لڑکوں کے دلوں میں پیدا کرتے ہیں۔ اگر ہم اللہ تعالےٰ کی محبت کا درس ان کو دیتے ہیں تو ان کے ماں باپ یہ سن کر بُرا نہیں منائیں گے بلکہ خوش ہوں گے کہ ہمارے لڑکے ایسی جگہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جہاں دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی مذہبی لحاظ سے بھی تربیت کی جا رہی ہے۔ پس جہاں تک توحید کے قیام کا سوال ہے جہاں تک مذہب کی عظمت کا سوال ہے۔ جہاں تک خدا تعالےٰ کی محبت کا سوال ہے مسلمان ہندو سکھ عیسائی سب اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ ان کو یہ تعلیم دی جائے۔ کیونکہ ان کا اپنا مذہب بھی یہی باتیں سکھاتا ہے۔ میرے نزدیک ہمیں ان باتوں پر اس قدر زور دینا چاہیئے کہ ہمارے کالج کا یہ ایک امتیازی نشان بن جائے کہ یہاں سے جو طالب علم بھی پڑھ کر نکلتا ہے وہ خدا پر پورا یقین رکھتا ہے۔ وہ اخلاق کی حفاظت کرتا ہے۔ وہ مذہب کی عظمت کا قائل ہوتا ہے۔ اگر ایک ہندو یہاں سے بی اے کی ڈگری لے کر جائے تو اسے بھی خدا تعالےٰ کی ذات پر پورا یقین ہونا چاہیئے۔ اگر ایک سکھ یہاں سے بی اے کی ڈگری لے کر جائے تو اسے بھی خدا تعالےٰ کی ذات پر پورا یقین ہونا چاہیئے۔ وہ دہریت کے دشمن ہوں وہ اخلاق سوز حرکات کے دشمن ہوں۔ وہ مذہب کو ناقابل عمل قرار دینے والوں کے مخالف ہوں اور یورپین اثر سے پوری طرح آزاد ہوں۔ وہ چاہے احمدیت کو مانتے ہوں یا نہ مانتے ہوں۔ مذہب کی بنیادی باتیں ان کے دلوں میں ایسی راسخ ہوں کہ ان کو وہ کسی طرح چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ اسی طرح ہمارے کالج کا ایک امتیازی نشان یہ بھی ہونا چاہیئے کہ اگر ایک عیسائی یا یہودی اس جگہ تعلیم حاصل کرے تو وہ بھی بعد میں یہ نہ کہے کہ سائنس یا حساب یا فلسفہ کے فلاں اعتراض سے مذہب باطل ثابت ہوتا ہے بلکہ جب بھی کوئی شخص ان علوم کے ذریعہ اس پر کوئی اعتراض کرے وہ فوراً اس کا جواب دے اور کہے۔ میں ایک ایسی جگہ پڑھ کر آیا ہوں۔ جہاں دلائل و براہین سے یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ اس دنیا کا ایک خدا ہے جو سب پر حکمران ہے۔ میں ایسے اعتراضات کا قائل نہیں ہوں۔ اگر ہم دہریت کی تمام شاخوں کی قطع و برید کر دیں۔ اگر ہم خدا تعالےٰ کی ہستی کا یقین کالج میں تعلیم پانے والے لڑکوں کے دلوں میں اس مضبوطی سے پیدا کر دیں کہ دنیا کا کوئی فلسفہ۔ دنیا کی کوئی سائنس اور دنیا کا کوئی حساب انہیں اس عقیدہ سے منحرف نہ کر سکے تو ہم سمجھیں گے کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔"

آئینۂ یقین

ہر اک الجھن ہر اک جرم و سزا کو دور کر دیگا
تو سجدہ کر۔ کہ سجدہ ہر بلا کو دُور کر دیگا

اگر قائم ہے کچھ تیرا تعلق عرشِ باری سے
تو پھر تیرا عمل تیری خطا کو دُور کر دیگا

دعاؤں میں تری تر دامنی کو دیکھنے والا
اگر چاہے تو تیرے ابتلا کو دُور کر دیگا

اُسی کا جذبۂ فیضانِ رحمت جوش میں آکر
مصیبت کی ہر اک کالی گھٹا کو دُور کر دیگا

وُہی تسکینِ جانِ مُدّعا کو پاس لائے گا
وُہی تشویشِ قلبِ مُبتلاء کو دُور کر دیگا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک نہایت عظیم الشان اور روح پرور تقریر

مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دینے والے احمدی مبلغین کو نہایت ضروری اور اہم ہدایات

ہمارے لئے حقیقی خوشی کا دن وہی ہوگا جب مغربیت کی روح کچل دی جائیگی اور اسلام نئے سرے سے دنیا پر غالب آجائیگا

اشاعت اسلام کے سلسلے میں کبھی مداہنت سے کام نہ لو اور اسلامی تعلیم پر مضبوطی کے ساتھ کاربند رہو

فرمودہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۶ء بمقام قادیان

یہ تقریر جو ذیل میں شائع کی جا رہی ہے ایک عظیم الشان اور روح پرور تقریر ہے جس کا ایک ایک لفظ اس قابل ہے کہ اسے پورے خلوص اور توجہ کے ساتھ پڑھا جائے اور اس میں بیان کردہ نصائح پر عمل کیا جائے۔ یہ تقریر حضور نے ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو قادیان میں ایک دعوت چائے کے موقعہ پر فرمائی تھی جو بورڈران تحریک جدید کی طرف سے محترم صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم۔اے بنگالی (مرحوم) اور مکرم پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر ایم۔اے کے اعزاز میں دی گئی تھی۔ جبکہ یہ دونوں مبلغ اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے امریکہ تشریف لے جا رہے تھے۔ یہ تقریر ابھی تک شائع نہیں ہوئی تھی۔ اب صیغہ زود نویسی اس تقریر کو اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج ہمارے دو عزیز

خدمت دین کے ارادہ سے

قادیان سے باہر جا رہے ہیں اور آج غالباً پہلا موقعہ ہے کہ تحریک جدید کے طلباء کے ایڈریس میں مجھے شامل ہونے کا موقعہ ملا ہے ہر ملک اور ہر قوم کے خطرات الگ الگ قسم کے ہوا کرتے ہیں۔ جس ملک میں ہمارے یہ عزیز جا رہے ہیں وہاں جان کا کوئی خطرہ نہیں۔ بلکہ ہندوستان کی نسبت جان وہاں زیادہ محفوظ ہے۔ پھر اس جگہ انسانی آرام اور آسائش میں کسی قسم کی کمی کا خوف نہیں۔ بلکہ ہماری نسبت وہاں

ہزاروں گنے زیادہ آرام

اور زیادہ آسائش کے سامان لوگوں کو حاصل ہیں اس جگہ سوشل اور تمدنی تعلقات کے خراب ہونے کا بھی کوئی خوف نہیں۔ کیونکہ وہاں اس ملک کی نسبت زیادہ تعلیم یافتہ زیادہ بامذاق اور موجودہ زمانہ کی روش کو مدنظر رکھتے ہوئے زیادہ روشن خیال لوگ موجود ہیں۔ اسی طرح سفروں کی تکالیف کا بھی وہاں کوئی ڈر نہیں کیونکہ یہاں کی پکی سڑکیں وہاں کی کچی سڑکوں کے مقابلہ میں شاید ردی اور خراب ہی کہلائیں۔ غرض دنیوی تمدن

دنیوی آرام و آسائش

اور جسمانی ضروریات کے لحاظ سے وہ ملک ہمارے ملک کے مقابلہ میں ہزاروں گنے زیادہ آرام اور زیادہ آسائش کے سامان مہیا کرنے والا ہے۔ بیسیوں لوگ ایسے ہیں جن کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اس ملک کو دیکھیں وہ خود روپیہ خرچ کر کے جاتے ہیں۔ وہ انہی تکالیف میں سے گزرتے ہیں جن تکالیف میں سے ہمارے مبلغ گزر سکتے ہیں اور بعض کو تو اپنی روٹی کمانے کے لئے وہاں جا کر کام بھی کرنا پڑتا ہے۔ اور اس کے لئے بعض کو بڑی بڑی محنتیں کرنی پڑتی ہیں۔ میں جب انگلستان میں گیا تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص وہاں بیرسٹری کی تیاری کر رہا تھا۔ دو سال سے اسے گھر سے خرچ نہیں آیا تھا۔ مگر وہ کام کر کے روپیہ کماتا۔ اور اس کے ساتھ ہی تعلیم بھی حاصل کرتا۔ اب وہ بیرسٹر ہے اور ہندوستان میں ہی کام کرتا ہے۔ غالباً جہلم یا گجرات مجھے صحیح یاد نہیں۔ مگر ان میں سے کسی ایک جگہ وہ کام کرتا ہے۔ اور کبھی کبھی مجھے بھی اس کا خط آجاتا ہے۔ تو لوگ ان تکلیفوں سے زیادہ تکلیفیں اٹھا کر جو ہمارے مبلغین کو پہونچتی ہیں یا پہونچ سکتی ہیں۔ محض اس لئے کہ

یورپین زندگی

خوش آئند ہے اور ان کی طبائع کو بھاتی ہے۔ وہ اس ملک میں جاتے۔ اور اس زندگی کو اس زندگی پر ایسی ترجیح دیتے ہیں کہ بعض دفعہ اپنے ماں باپ یا دوسرے عزیزوں اور رشتہ داروں کی بیماری اور موت کی خبریں بھی انہیں ملتی ہیں تو وہ وہاں سے آنا پسند نہیں کرتے۔ پس ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے وہاں جانا کسی قسم کی قربانی نہیں۔ سوائے اس کے کہ جانے والے کے اپنے دل میں کمزوری ہو کیونکہ بعض لوگ ہوم سک میں مبتلا ہوتے ہیں یعنی

گھر کی محبت

جلدی ان پر غالب آجاتی ہے اور وہ اداس اور غمگین ہو جاتے ہیں۔ اس مرض کے مریضوں کو چھوڑ کر اس قسم کے لوگوں کی بھی کچھ تعداد ہوتی ہے۔ اور ان کے لئے سفر واقعی ایک قربانی ہوتی ہے۔ کیونکہ جو چیز دوسروں کی نگاہ میں عیش اور لذت کا سامان ہو۔ وہ ان کے لئے دکھ اور مصیبت کا باعث ہوتا ہے۔ وہ دن کی گھڑیوں میں اس دکھ اور درد سے کراہتے اور رات کی تنہائی کی گھڑیوں میں آنسو بہاتے اور روتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے بچے جو ولایت گئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک کے متعلق چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے بتایا کہ وہ ڈیڑھ سال تک روزانہ رات کو روتا تھا اور جب اس سے پوچھا جائے کہ تم کیوں روتے ہو تو وہ کہتا میں قادیان کی یاد میں رو رہا ہوں تو ایسی طبائع بھی ہوتی ہیں جن پر

افسردگی اور غم کی گھڑیاں

آئی رہتی ہیں وہ تعیش اور آرام کی زندگی کو بھول جاتے اور سہولت اور آرام کے تمام ذرائع کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں اور دوستوں کی یاد میں آنسو بہانے لگ جاتے ہیں۔ بعض پر یہ گھڑیاں کسی کسی وقت آتی ہیں۔ بعض پر آتی ہی نہیں اور بعض ایسے بھی دیکھے گئے ہیں جو درمیان میں ہی ولایت کی تعلیم محض اس لئے چھوڑ کر آگئے کہ گھر کی جدائی ان سے برداشت نہ ہو سکی۔ حالانکہ آرام وہاں بہت زیادہ ہے۔ تو بے شک اس قسم کے لوگ بھی ہوتے ہیں اور

میں تسلیم کرتا ہوں

کہ استثنائی رنگ میں بعض ایسے بھی لوگ ہوں جن پر اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کی محبت اتنی غالب ہو کہ انہیں اس ملک میں جا کر بھی تکلیف محسوس ہو۔ لیکن انہیں نظر انداز کرتے اور اس قسم کی طبیعت والوں کو مستثنیٰ کرتے ہوئے جن کو خواہ کیسی ہی آرام کی جگہ لے جایا جائے اگر وہاں ان کے اقربا اور رشتہ دار نہ ہوں تو وہ ان کی جدائی کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔ اور جو زیادہ سے زیادہ دو تین فیصدی ہوتے ہیں باقی ۹۷ یا ۹۸ فیصدی ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ جن کی نظر دنیا پر ہوتی ہے اور وہ ان ملکوں میں جانے کو ایسا ہی پسند کرتے ہیں۔ جیسے مومن جنت میں جانے کو

میں نے دیکھا ہے

سال میں دو تین چٹھیاں بعض غیر احمدیوں کی طرف سے ضرور اس قسم کی آجاتی ہیں کہ آپ ہمارے لئے صرف چند مہینوں کے خرچ کا انتظام کر دیں ہم اپنی ساری زندگی تبلیغ اسلام کے لئے وقف کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ ہمیں اسلام کی تبلیغ کے لئے امریکہ یا انگلینڈ بھیجا جائے۔ میں ہمیشہ انکو یہی جواب دیتا ہوں کہ امریکہ یا انگلینڈ ہی صرف ایسے ملک نہیں ہیں جن میں تبلیغ اسلام کی ضرورت ہو۔ بلکہ اور بھی کئی ایسے ممالک ہیں جن میں اسلام کی تبلیغ کی ضرورت ہے اگر آپ آئیں اور تبلیغ کا طریق سیکھ لیں۔ تو میں آپکو چین، جاپان یا کسی دوسرے ملک میں تبلیغ اسلام کے لئے بھیج سکتا ہوں اگر آپ ان ممالک میں جانے کے لئے تیار ہوں تو مجھے اطلاع

امریکہ یا انگلینڈ میں ہم آپ کو نہیں بھیج سکتے۔ کیونکہ وہاں ہمارے مبلغ موجود ہیں۔ میں نے دیکھا ہے اس جواب کے بعد دوبارہ ان کی طرف سے کبھی درخواست نہیں آئی۔ تو سال میں دو تین درخواستیں بعض گریجوایٹس کی طرف سے اس قسم کی آجاتی ہیں کہ وہ اپنی زندگی کو پوری طرح قربان کرنے کے لئے تیار ہیں اور اس بات کے لئے بالکل آمادہ ہیں کہ اسلام کے لئے اپنی جان دیدیں بشرطیکہ ان کے گلے پہ چھری امریکہ میں پھیری جائے یا انگلینڈ میں۔ تو اس قسم کی قربانی درحقیقت ان حالات میں کوئی قربانی نہیں۔ بلکہ ان ممالک میں

قربانی کا نقطۂ نگاہ

بالکل اور ہے۔ ان ممالک میں قربانی جان کی نہیں بلکہ ان ممالک میں قربانی جذبات کی ہے۔ ایک امریکہ یا انگلینڈ میں جانے والا ہمارا مبلغ اپنی روٹی کی قربانی ہرگز نہیں کر رہا۔ وہ اپنے مال کی قربانی ہرگز نہیں کر رہا۔ وہ اپنی جان کی قربانی ہرگز نہیں کر رہا۔ وہ اپنے تمدن کی قربانی ہرگز نہیں کر رہا۔ وہ اپنے سوشل تعلقات کی قربانی ہرگز نہیں کر رہا وہ جو قربانی کر سکتا ہے اور جو اس کے لئے مشکل ہے وہ یہ ہے کہ وہ وہاں کے اثرات اور وہاں کے غالب خیالات پہ چھا جانے کی کوشش کرے اور اس رَو کے مقابلہ میں کھڑا رہے جو اسلام کے خلاف اُس جگہ جاری ہے۔ وہ بے شک ہنسی برداشت کرے۔ وہ بے شک تمسخر سنے مگر اسلام کے ان مسائل پہ مضبوطی سے قائم رہے جن مسائل پہ آج مغرب ہنس رہا ہے۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو وہ قربانی کرتا ہے اور اگر وہ نہیں کرتا تو اس کی

قربانی کے تمام دعوے

محض دھوکہ۔ محض فریب اور محض تمسخر ہیں۔ وہ احمدیت کے لئے قربانی نہیں کر رہا بلکہ احمدیت کو مغرب کی رَو کے مقابلہ میں قربان کر رہا ہے۔ میں ایک سال کے اندر اندر ایک ہزار ایسے آدمی پیش کر سکتا ہوں نہ صرف احمدیوں سے بلکہ غیر احمدیوں میں سے جو اس بات کے لئے بالکل تیار ہیں کہ احمدیت کے لئے اپنی جان قربان کر دیں بشرطیکہ ان کے گلے پہ چھری امریکہ یا انگلینڈ میں پھیری جائے۔ پس اس قربانی کے لئے جس کے لئے غیر بھی اپنے آپ کو پیش کر سکتے بلکہ پیش کرتے رہتے ہیں اپنے آپ کو تیار کرنا کوئی خوبی اور کمال نہیں۔ ایک شخص تو پچھلے دنوں چھ مہینے تک متواتر یہاں آتا رہا اور اس نے کئی سفر کئے۔ وہ بار بار یہ کہتا کہ

مجھے خواب آئی ہے

کہ میں اپنے آپ کو خدمت اسلام کے لئے پیش کر دوں۔ پہلے تو جب ہم نے اسے کہا کہ ہم احمدی مبلغ ہی باہر بھیجتے ہیں اوروں کو نہیں بھیجتے۔ تو کہنے لگا میں حاضر ہوں میری بیعت لے لیجئے۔ مگر مجھے خواب آچکی ہے کہ آپ نے مجھے باہر بھیجا ہے اس لئے مجھے باہر بھیج دیجئے۔ میں نے کہا مجھے تو کوئی خواب نہیں آئی جس دن مجھے آئی میں بھیج دوں گا۔ خواب کے معنے تو صرف اتنے ہی ہیں کہ آپ مجھ سے مشورہ لیں۔ سو میں آپ کو مشورہ دے دیتا ہوں کہ آپ چلے جائیں لنڈن میں یا چلے جائیں جرمن فرانس یا امریکہ میں۔ کہنے لگا نہیں میں تو سلسلہ کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا آپ تو اپنے آپ کو وقف کرتے ہیں مگر میں تو آپ کو لینے کے لئے تیار نہیں۔ وہ بیچارہ چھ مہینے تک یہاں آتا رہا اور بار بار خطوں میں بھی لکھتا کہ مجھے خواب آئی ہے مگر میں نے اُسے نہ بھیجا۔ وہ اپنے دل میں یہی کہتا ہوگا کہ بیعت کر کے بھی کیا فائدہ حاصل کیا۔ تو جس قسم کی قربانی ہمارے

امریکہ یا انگلینڈ جانے والے مبلغ

کرتے ہیں۔ ان طبائع کو مستثنیٰ کرتے ہوئے جن کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں اور جن کے ماتحت ہمارے مبلغوں میں بھی ایسے لوگ ہو سکتے ہیں جو دو فیصدی میں شامل ہوں اور جو گھر سے باہر نہیں رہ سکتے بلکہ اپنی دماغی بناوٹ کے نتیجہ میں گھر سے باہر رہنا موت سمجھتے ہیں۔ ان کی قربانی حقیقی قربانی نہیں کہلا سکتی۔ اور جن دو فیصدی کا میں نے ذکر کیا ہے ان کی قربانی بھی مخصوص قربانی ہوگی اور محض ان کے نفس کے لئے ہوگی۔ پس عام حالات میں امریکہ یا انگلینڈ جانے والا مبلغ کسی چیز کی قربانی نہیں کرتا سوائے اس کے کہ وہ بیمار ہو جاتے یا سوائے اس کے . . . کہ اُن کے جذبات بہت نازک ہوں جو سوسائٹی میں مشکل ڈوکے ہوتے ہیں۔ جس چیز کی امریکہ یا انگلینڈ جانے والا مبلغ قربانی کر سکتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ وہاں کے مذاق کا مقابلہ کر کے اسلامی تعلیم کو ان لوگوں میں قائم کرے۔ اگر وہ ایسا کرے تو

میں تسلیم کرتا ہوں

کہ وہ قربانی کرتا ہے اور اگر وہ نہیں کرتا تو اس کی قربانی کا دعویٰ محض جھوٹ اور محض فریب ہے۔ وہ ہمارے ملک کے مکانوں سے بہتر مکانوں میں رہتا ہے وہ ہمارے ملک کی ریلوں سے بہتر ریلوں میں سفر کرتا ہے۔ وہ ہمارے ملک کی سوسائٹی سے بہتر سوسائٹی بلکہ دنیوی نقطۂ نگاہ سے زیادہ روشن خیال لوگوں میں رہتا ہے۔ ان حالات میں کونسی قربانی ہے جو وہ کر رہا ہے۔ پس ہمارے ان مبلغین کو جو اس وقت جا رہے ہیں اور ان مبلغین کو بھی جو انگلستان میں موجود ہیں یہ امر مدنظر رکھنا چاہئے کہ انگلستان اور امریکہ میں اگر کوئی قربانی ہے تو یہ کہ اسلامی تعلیم پہ وہاں کے تمسخر کو برداشت کیا جائے اور اسلامی اصول پہ مضبوطی سے اپنے آپ کو قائم رکھا جائے

اگر کوئی شخص ان کے تمسخر کو برداشت نہ کرتے ہوئے اسلامی اصول پہ قائم نہیں رہتا تو ہرگز وہ کسی قسم کی قربانی نہیں کرتا۔ لیکن ایک مبلغ کی بے شک یہ قربانی ہوگی اگر وہ کسی مجلس میں جاتا ہے اور اس مجلس میں عورتیں آتی ہیں مگر وہ ان سے مصافحہ نہیں کرتا۔ عورتیں اس پہ ہنستی ہیں اور کہتی ہیں اولڈ فیشن۔ گدھا ایشیائی۔ بیوقوف ہندوستانی۔ مگر وہ ان تمام باتوں کو سنتا ہے اور کہتا ہے بے شک مجھ پہ ہنس لو مگر میرا مذہب مجھے یہی کہتا ہے کہ عورتوں سے مصافحہ نہ کرو۔ اسی طرح اگر کسی مجلس میں اس سے سوال کیا جاتا ہے کہ کیا اسلام میں ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کرنا جائز ہے اور وہ بجائے اس رنگ میں جواب دینے کے کہ اصل میں اس کی بعض وجوہ ہیں یہ جواب دیتا ہے کہ بے شک اسلام کا یہ مسئلہ ہے اور تم اگر آج ان باتوں کو نہیں مانتے تو تمہیں کل ان باتوں کو ماننا پڑے گا۔ اور لوگ اس پہ ہنسی کرتے اور اس کی باتوں پہ تمسخر اڑاتے ہیں کہتے ہیں کیا عورتوں کے جذبات نہیں ہوتے۔ کیا عورتوں نے بے غیرت احساسات نہیں رکھے۔ یہ کس قسم کی تعلیم ہے جو اسلام پیش کرتا ہے۔ مگر وہ اس تمام تمسخر کو برداشت کرتے ہوئے کہہ دے کہ خواہ تم کچھ کہو ٹھیک بات وہی ہے جو اسلام نے پیش کی تو بے شک وہ قربانی کرتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی موقعہ پہ سود کا مسئلہ آ جاتا ہے اور وہ دلیری سے اسلامی تعلیم پہ قائم رہتا ہے اور باوجود ہر قسم کے اعتراضات کے ان کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتا تو بے شک ہم کہیں گے وہ قربانی کرتا ہے۔

اسی طرح ورثہ کا مسئلہ ہے

انشورنس کا مسئلہ ہے۔ اسلامی طریق حکومت کا مسئلہ ہے اور اور ہزاروں ایسے مسائل ہیں خصوصاً وہ مسائل جو عملی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں جیسے پردہ ہے۔ یا تعدد ازدواج ہے یا عورتوں سے میل جول یا مصافحہ کرنا ہے یا کھانے پینے کے مسائل ہیں۔ یہ چیزیں ایسی ہیں جن پہ مغرب کے لوگ ہنستے ہیں۔ اگر ہماری طرف سے جانے والا مبلغ مغربی لوگوں کے اس تمسخر اور اس استہزاء اور ہنسی کو برداشت کرتا ... مضبوطی سے اسلامی تعلیم پہ قائم رہتا ہے تو وہ بے شک قربانی کر رہا ہے۔ لیکن اگر وہ کمزوری دکھاتا ہے تو وہ کوئی قربانی نہیں کر رہا بلکہ ایک تکلیف دہ جگہ سے نکل کر آرام والی جگہ میں بیٹھا ہوا ہے اور اس آرام اور آسائش کو اپنے لئے قربانی قرار دیتا ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے کہتے ہیں کوئی پاگل بادشاہ تھا اس کے دل میں یہ خیال بیٹھ گیا کہ میری بیٹی کی اب اتنی بڑی شان ہوگئی ہے کہ اس کی شادی آسمان کے کسی فرشتہ سے ہی ہو سکتی ہے دنیا کے کسی انسان سے نہیں ہو سکتی۔ اتفاقاً ایک دن بگولے میں اڑتا ہوا ایک پہاڑ کا آدمی اس کے محل کے قریب آ گرا۔ لوگوں نے فوراً بادشاہ کو خبر پہنچائی بادشاہ سُن کر کہنے لگا یہی فرشتہ ہے جو آسمان سے اترا ہے میں اس سے اپنی بیٹی کی شادی کروں گا۔ وہ پہاڑی آدمی کھانا نہ کھانا جانتا تھا نہ پینا۔ مگر زبردستی بادشاہ نے اپنی لڑکی کی اس سے شادی کر دی۔ کچھ عرصہ کے بعد جب وہ اجازت لے کر اپنے ملک کو واپس گیا تو اس کی ماں اور دوسرے رشتہ دار جو عرصہ سے اس کے منتظر تھے اسے دیکھ کر رونے لگ گئے جیسا کہ

ہمارے ملک میں عام دستور ہے

وہ کہنے لگا میں تمہیں کیا بتاؤں مجھ پہ کیا کیا ظلم ہوئے۔ اُسے کھانے کے لئے صبح و شام پلاؤ دیا جاتا تھا۔ وہ اسکی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ مجھے صبح و شام کیڑے پکا پکا کر کھلائے جاتے تھے اور اس طرح مجھ کو دکھ دیا جاتا۔ پھر بادشاہ کے ملازم اسے صبح و شام نرم گدیلوں پر لٹا کر چونکہ دبایا بھی کرتے تھے اس لئے کہنے لگا۔ ماں مجھ پہ صرف اتنا ہی ظلم نہیں ہوا بلکہ وہ صبح و شام میرے اوپر نیچے موٹے موٹے کپڑے ڈال کر مجھے کوٹنے لگ جاتے تھے۔ یہ سُن کر ماں نے بھی زور سے چیخ ماری اور وہ بھی کہنے لگا ہائے مجھ پہ اتنے ظلم ہوئے مگر میں پھر بھی نہیں مرا۔ اس مثال میں پہاڑی آدمی نے اپنی جس قربانی کا ذکر کیا ہے اس سے زیادہ مغربی ممالک میں جانے والوں کی قربانی کی کوئی حیثیت نہیں اگر وہاں کوئی قربانی ہے تو ان باتوں میں جن کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے اور اگر کوئی شخص ان باتوں میں تو قربانی نہیں کرتا اور دعویٰ یہ کرتا ہے کہ میں قربانی کر رہا ہوں تو وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ ایک نامرد اگر کہے کہ میں عفیف ہوں تو اس کا دعویٰ عفت کوئی حقیقت نہیں رکھے گا۔ یا ایک نابینا شخص اگر کہے کہ میں کبھی کسی غیر محرم پہ نگاہ نہیں ڈالتا تو یہ اس کی کونسی خوبی ہے خوبی اور

قربانی اس وقت ہوتی ہے

جب کسی شخص کے سامنے کوئی ناجائز بات پیش کی جائے اور وہ طاقت رکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اس میں حصہ نہ لے۔ (باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال بڑھاتی ہے

اسلام میں روزوں کی اہمیت

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

(۲)

(۳)

روزہ کے لغوی و فکری معنے

عربی زبان میں روزہ کو صوم کہا جاتا ہے لغت میں صوم کے معنے مطلقاً "الامساک" یعنی رکنے اور روکنے کے ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ صامت الشمس اذا وقفت فی کبد السماء وامسکت عن السیر ساعۃ الزوال۔ یعنی جب سورج زوال کے وقت بظاہر چلنے سے رُک گیا تو گویا اس نے روزہ رکھ لیا۔ قرآن کریم لفظ صوم بات کرنے سے رُک جانے کے معنوں میں بھی وارد ہوا ہے۔ چنانچہ "انی نذرت للرحمن صوماً" کی آیت میں لفظ صوم کے معنے بات اور گفتگو کرنے سے رُک جانے کے ہیں۔ مشہور شاعر النابغہ کا ایک شعر بھی لفظ صوم کے معنوں میں پیش کیا جاتا ہے

خیل صیام وخیل غیر صائمۃ
تحت العجاج واخری تعلک اللجما

یعنی کئی گھوڑے چارہ کھانے سے رُکے ہوئے ہیں اور بعض گھوڑے چارہ کھانے سے رُکے ہوئے نہیں۔ اسلامی شریعت میں لفظ صوم کے معنے امام نووی نے یوں کئے ہیں "انہ امساک مخصوص فی زمن مخصوص بشرائط مخصوصۃ" یعنی مخصوص رُکنا اور ایک خاص مقررہ وقت میں رکنا اور پھر مخصوص شرائط کے ساتھ رُکنے کو اسلامی اصطلاح میں "صوم" کہلاتا ہے۔

مندرجہ بالا لغوی اور اصطلاحی معانی کے پیش نظر نیز قرآنی احکام اور احادیث نبویہ کو مدنظر رکھتے ہوئے لفظ "صوم" کے فکری معنے یوں ہونگے :-

ایک عاقل اور بالغ اور تندرست مسلمان صبح صادق سے سورج غروب ہونے تک کھانے پینے، جنسی تعلقات، سب و شتم اور غیبت سے اپنے آپ کو روکنے اور اس وقت میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے، تراویح اور تہجد کی نماز ادا کرنے، فقراء و مساکین کی خدمت کرنے، عبادات میں انہماک کرنے کے ہیں۔ ایک مسلمان مومن ان ایام میں اپنے نفس پر اور جسم کے ہر عضو پر کنٹرول کرے۔ جسم کا ہر حصہ یہ محسوس کرے کہ میرے اندر روزہ کی وجہ سے ایک خاص تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ جب انسانی جسم کا ہر حصہ اپنے اندر تبدیلی کرے گا تو انسانی نفس ایک عظیم الشان روحانی انقلاب اور غیر معمولی تغیر پیدا کرلے گا جسے **اصلاحِ نفس** سے تعبیر کیا جا سکتا ہے اور قرآنی اصطلاح میں اسے "تقویٰ" کہا جائیگا کیونکہ روزہ کی علتِ غائی ہی لعلکم تتقون ہے۔

(۴)

فضائل روزہ

اسلام میں روزہ کے کیا فضائل ہیں؟ روزہ کیوں رکھا جاتا ہے؟ روزہ کن انفرادی اور قومی حکمتوں پر مشتمل ہے؟ روزہ کی ہماری سوسائٹی میں کیا افادی حیثیت ہے؟

یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ مندرجہ بالا سوالات انتہائی اہم ہیں۔ ان سوالات کے جوابات کے لئے ہم کو بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ چنانچہ ذیل میں چند احادیث نبویہ ترجمہ و تشریح کے ساتھ درج کرکے ہم مندرجہ بالا اسئلہ کے اجوبہ تحریر کرتے ہیں :-

(ا) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان اول لیلۃ من شہر رمضان صفدت الشیاطین ومردۃ الجن وغلقت ابواب النار فلم یفتح منہا باب وفتحت ابواب الجنۃ فلم یغلق منہا باب وینادی منادیاً یاباغی الخیر اقبل ویاباغی الشر اقصر وللہ عتقاء من النار ذالک کل لیلۃ۔

یعنی ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت ماہِ رمضان کی پہلی رات شروع ہوتی ہے شیطان اور سرکش جن جکڑ دئے جاتے ہیں۔ دوزخ کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں۔ دوزخ کا کوئی دروازہ مطلقاً نہیں کھولا جاتا۔ جنت کے تمام دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ منادی کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ اے طالب خیر نیکی کی طرف متوجہ ہو اور اے برائی کا ارادہ کرنے والے تو فوری طور پر بدی سے رُک جا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ اس ماہ رمضان میں کئی لوگوں کو آگ کے عذاب سے آزاد فرماتا ہے اور یہ کارروائی رمضان کے ماہ میں ہر روز ہوتی ہے۔ (ترمذی)

اللہ اللہ! ماہ رمضان کی فضیلت اور روزوں کے محاسن پر یہ حدیث کیسی جامع و مانع ہے اس حدیث میں دریا کو کوزہ میں بند کر کے رکھ دیا گیا ہے۔

کیسا ہی مبارک مہینہ ہے ماحول میں یکایک تبدیلی آجاتی ہے۔ ہر طرف ذکر الٰہی، تلاوتِ قرآن کریم، درسِ قرآن مجید اور وعظ و نصیحت کی مجالس منعقد ہو رہی ہیں۔ امراء فقراء کی خدمت کر رہے ہیں۔ جن کو توفیق ہوتی ہے وہ اعتکاف بیٹھتے ہیں۔ الغرض یہ مبارک ماہ نیکی کی مذاکرتا ہے۔ جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ دوزخ کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں۔ بدقسمت ہے وہ شخص جو اس مبارک ماہ کے فضائل و خصائص سے کما حقہ فائدہ نہ اٹھائے کون کہہ سکتا ہے کہ کسی بھائی کو دوسرا رمضان دیکھنے کا اتفاق ہو یا نہ ہو۔

(ب) من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ

جو شخص روزہ کی حالت میں جھوٹ بولنے اور اس پر عمل کرنے سے نہیں رُکتا تو اللہ تعالےٰ کو اس امر کی ہرگز ضرورت نہیں کہ ایسا آدمی اپنا کھانا اور پینا چھوڑ دے۔

روزہ کی حالت میں انسان کو اپنے جذبات احساسات اور خواہشات کی قربانی کرنی پڑتی ہے۔ جملہ مرغوبات اور لذائذ کو ترک کرنا پڑتا ہے۔ روزہ دار کو پیاس لگ رہی ہوتی ہے پانی موجود ہے مگر ایک وقت مقررہ تک کے لئے اس کے واسطے یہ پانی پینا حرام ہے۔ انسانی نفس ایک چیز کی خواہش کرتا ہے۔ مگر حکم ربانی اور رضا الٰہی مانع ہے کہ وہ اپنی خواہش کو پورا کرے۔ لیکن ان حالات میں بھی اگر اس شخص کی زبان جھوٹ بولنے سے نہیں رکتی اس کا دل مختلف اوہام اور وساوس سے بیمار ہے۔ چغلی، غیبت، دوسروں کے خلاف منصوبے باندھنے میں مصروف ہے تو خدا تعالےٰ کو ایسے بندے کے روزوں کی ضرورت نہیں ہے، روزہ تو نفس کی اصلاح کا ذریعہ ہے اور اگر روزہ اس مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکا تو ایسا شخص یقیناً روزہ کی غرض و غایت کو نہیں سمجھ سکا۔ اور ایسے شخص کا بھوکا اور پیاسا رہنا محض ایک مصیبت ہے۔

(ج) الصوم نصف الصبر والصبر نصف الایمان"

یعنی روزہ تو آدھا صبر ہے اور صبر کرنا ایمان کا نصف حصہ ہے۔"

سوسائٹی اور ہمارے معاشرہ میں بہت سی قباحتوں کا صحیح علاج صرف اور صرف ضبطِ نفس اور صبر ہے۔ اگر ضبطِ نفس جیسی خوبی انسان میں پیدا ہو جائے تو بہت سے فسادات اور باہمی تنازعات پیدا ہی نہ ہوں۔ ضبط نفس انسان کو ایثار اور قربانی کی طرف رہنمائی کرتا ہے

(د) من قام رمضان ایماناً واحتساباً غفر لہ ما تقدم من ذنبہ۔

جس مسلمان نے ماہِ رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں رکھے اور ثواب کی خاطر نیک نیتی سے ان کو پورا کیا ایسے شخص کے گزشتہ گناہ معاف ہو گئے اور اس کو بخش دیا گیا۔"

یہ امر قابل انکار ہے کہ جو شخص روزہ صرف اس لئے رکھتا ہے کہ میرے ساتھی، دوست اور پڑوسی روزہ رکھتے ہیں میں بھی روزہ رکھ لوں تاکہ مجھ پر کوئی اعتراض نہ کر سکے اور میں اپنے ساتھیوں کی نگاہ میں حقیر نہ ہو جاؤں تو ایسے روزہ سے وہ مفید نتیجہ ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا۔ جس غرض کے لئے روزے فرض کئے گئے ہیں۔ ایسے روزے ریا کے ہیں۔ مگر اس کے برعکس جو روزہ کے روحانی انوار اور اس کے ظاہری فوائد سے آگاہ ہے اور اس رکن کو ادائیگی صرف رضا الٰہی کی خاطر کرتا ہے تو یہ روزہ سراسر برکت ایمان اور ثواب کا حامل ہے۔

(س) الصیام جنۃ واذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابہ احد او قاتلہ فلیقل انی امرؤ صائم۔

یعنی روزے دراصل ڈھال ہیں جب تم میں سے کوئی روزہ سے ہو تو نہ گالی دے اور نہ ہی بیہودہ گفتگو کرے۔ اگر کوئی روزہ دار کو برا بھلا بھی کہے یا گالی دے یا دنگہ فساد کرے تو ایسے شخص کو چاہیئے کہ وہ مد مقابل کو کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں۔"

ہر شخص کا اپنا اپنا ذوق ہے میرا یہ یقین ہے کہ روزہ کی فلاسفی اور اسکے مقاصد حضرت الرسول العربی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فقرہ یعنی "الصیام جُنّۃ" میں بیان کر دئے گئے ہیں۔ قرآن کریم روزہ کی غرض بیان کرتے ہوئے لعلکم تتقون کے الفاظ بیان کرتا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں تاکہ تم ہر قسم کی خرابیوں اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو۔ لفظ تقویٰ، وقایۃ سے ہے جسکے معنے احتیاط، خوف اور بچنے کے ہیں۔ اور دوسری طرف حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم روزوں کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ روزے تو دراصل ڈھال ہیں

(باقی)

معلّمین وقف جدید کی تعلیمی کلاس کے اختتام پر

ایک دعوت عصرانہ کا اہتمام

سابقہ طریق کے مطابق امسال بھی معلمین وقف جدید کیلئے جلسہ سالانہ کے معاً بعد ربوہ میں ایک ماہ کے لئے تعلیمی کلاس کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس کلاس میں سلسلہ کے جید علماء و بزرگان مختلف تعلیمی اور تربیتی امور پر لیکچر دیتے رہے جو نہایت ہی مفید ثابت ہوئے اور معلمین وقف جدید کے علاوہ بعض بیرونی جماعتوں کے نمائندگان بھی استفادہ کرتے رہے۔

کلاس کے اختتام پر معلمین کے اعزاز میں ایک الوداعی عصرانہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں صحابہ کرام کے علاوہ تمام ناظر و وکلاء صاحبان و ممبران مجلس وقف جدید اور تمام اساتذہ مدعو تھے جو تعلیمی کلاس کے دوران میں معلمین کے درس و تدریس میں حصہ لیتے رہے۔ ان اساتذہ کے اسماء دعا کی تحریک کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب	مکرم مولوی سیف الرحمٰن صاحب (مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ)
مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس	〃 مولوی محمد احمد صاحب ثاقب
مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری	〃 حافظ محمد رمضان صاحب
مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب	〃 ڈاکٹر غلام مصطفٰے صاحب
〃 مولوی غلام باری صاحب سیف	〃 حکیم محمد اسلم صاحب فاروقی
〃 گیانی واحد حسین صاحب	〃 ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب (ہومیو)
〃 مولوی دوست محمد صاحب شاہد	〃 حکیم عطاء الرحمٰن صاحب (معلم وقف جدید)
〃 مولوی محمد شریف صاحب (سابق مبلغ فلسطین)	〃 حافظ احمد علی صاحب (معلم وقف جدید)

اس کے علاوہ مختلف صحابہ کرام اپنا قیمتی وقت دے کر ان کو نصائح فرماتے رہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی ھذہ الدنیا و فی الآخرۃ

چائے و تقسیم انعامات چائے کا انتظام ۲۹ جنوری ۱۹۶۱ء بعد نماز عصر مسجد مبارک کے قریب ہی دفتر وقف جدید کے احاطہ میں کیا گیا تھا۔ آسمان پر گہرے بادل چھائے ہوئے تھے اور عصر کے قریب بادلوں کی گرج تیز ہوگئی۔ ادھر عصر کی نماز شروع ہوئی ادھر بوندا باندی ہونے لگی۔ اور چند ہی منٹ میں موسلا دھار بارش شروع ہوگئی۔ کارکنان نے نہایت جانفشانی سے باہر سے تمام سامان اندر دفتر کے برآمدوں اور کمروں میں منتقل کر دیا اور پیشتر اس کے کہ مہمان آنے شروع ہوئے نہایت سلیقہ کے ساتھ میز۔ کرسیاں اور برتن وغیرہ لگائے جا چکے تھے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

نماز سے فارغ ہونے کے بعد بارش میں بھیگتے ہوئے مہمان آنے شروع ہوئے اور ایک بڑا حصہ مسجد مبارک میں بارش کے دھیما ہونے کا انتظار کرتا رہا۔ مگر وقت چونکہ زیادہ ہو رہا تھا اسلئے کارکنان کی پُرزور درخواست پر ان حضرات نے بھی اپنے آرام کو قربان کرتے ہوئے بارش میں بھیگتے اور ٹھٹھرتے ہوئے آنا منظور فرمالیا۔ اور آخر یہ تقریب بارش کے درمیان ہی شروع ہوئی

تقسیم انعامات: چائے کے بعد تقسیم انعامات کے اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو مولوی فضل احمد صاحب معلم وقف جدید نے کی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم تعلیم وقف جدید نے اپنے مختصر مگر پُر اثر خطاب میں گزشتہ سال کے کام کا خلاصہ پیش کیا۔ اور تعلیمی کلاس کے مقاصد اور طریق سے احباب کو آگاہ کیا جس کے بعد صاحبزادہ صاحب موصوف کی درخواست پر حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے مستحق معلمین میں انعامات تقسیم فرمائے۔ آخر میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے دعا فرمائی اور یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

انعام پانیوالے معلمین کے اسماء درج ذیل ہیں:۔

(۱) شعبہ اصلاح و ارشاد

باقاعدہ معلّم:۔	صوفی علی محمد صاحب	سفری معلّم
	مولوی نورالدین آزاد صاحب	مشرقی پاکستان
	سلطان احمد مجاہد صاحب	حافظ آباد۔ گوجرانوالہ
	مولوی محمد یوسف صاحب	ملتان
	سعید احمد غازی صاحب	بہاولپور
آنریری معلّمین	مولوی غلام نبی ایاز صاحب	آنریری معلم بہاولپور
	مولوی محمد فضل الرحمٰن صاحب	〃 مشرقی پاکستان

(۲) شعبہ تعلیم و تربیت

باقاعدہ معلمین

سعید احمد غازی صاحب	بہاولپور
مولوی بدرالدین صاحب۔	چک نمبر ۸۲ گ ب لائلپور
مولوی عبدالعزیز صاحب	〃
مولوی اللہ دتہ بشر صاحب	بھبڑ تانوالی سیالکوٹ
مولوی محمد عقیل صاحب	بہاولپور
ملک رشید احمد طیب صاحب	بہاولپور
صوفی کریم بخش صاحب	ملتان۔

آنریری معلمین

ملک محمد صادق صاحب۔	لائلپور
مولوی محمد فضل الرحمٰن صاحب۔	مشرقی پاکستان
ملک محمد زمان خانصاحب۔	لائلپور

۳۔ عام کارگذاری و دیگر امور

مولوی اللہ دتہ بشر صاحب	اوّل
مولوی احمد علی اسلم صاحب / ڈاکٹر غلام محمد حق صاحب	دوئم
ماسٹر محمد اسماعیل صاحب / مولوی عبدالعزیز صاحب	سوئم

۴۔ تربیتی کلاس

ڈاکٹر غلام محمد حق (اوّل) محمد عاشق (دوئم) عبدالستار ناصر (سوئم) (نامہ نگار)

نقد ادائیگی چندہ وقف جدید سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب نے اپنا چندہ ادا فرما دیا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء

نام	رقم
صوبیدار نور محمد صاحب بیت الفضل سانگھڑ (بلا تفصیل)	۴۴-۷۵
محمد الیاس صاحب ٹوپی ضلع مردان	۶-۰۰
محمد بشیر صاحب 〃	۶-۰۰
رانا چراغ دین صاحب دادو سندھ	۲-۰۰
مولوی محمد حسین صاحب 〃	۵-۰۰
چوہدری عنایت علی صاحب گوجرہ (بلا تفصیل)	۱۱-
حکیم فضل محمد صاحب بیّی (بلا تفصیل)	۱۴-۰۰
غلام رسول صاحب پنڈی بھاگو وال سیالکوٹ	۶-۰۰
الیاس الدین صاحب بہاولپور	۶-۱۹
بچگان نصر اللہ صاحب	۱۰-۰۰
ڈاکٹر محمد بشیر صاحب پارہ چنار	۵-۰۰
حکیم محمد یعقوب صاحب گگو منٹگمری	۶-۰۰
عبدالسلام صاحب محمد نگر لاہور	۶-۰
ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ	۶-۰۰
محمد ابراہیم صاحب احمد نگر	۶-۰۰
چوہدری فضل محمد صاحب پی اے ایف	۶-۰۰
عبدالرحمٰن صاحب مرشمیر روڈ (بلا تفصیل)	۸۳-۰۰
والدہ صاحبہ ذکاء اللہ صاحب چک نمبر ۹۸ سرگودھا	۸-۰۰
میراں بخش صاحب محمود ضلع اٹک	۶-۰۰
سید بشیر احمد صاحب برج اسپکٹر داؤد خیل	۶-۰۰
میاں اللہ دتہ صاحب برج	۷-۰۰
مرزا ناصر الدین صاحب محمود داؤد خیل	۶-۰۰
مرزا عبدالرؤف صاحب کامل پور	۱۵-۰۰
اہلیہ صاحبہ 〃	۹-۰۰
زیب النساء بیگم صاحبہ کامل پور	۶-۶
منشی محمد عبداللہ صاحب بشیر آباد سندھ	۶-۲۵
منشی محمد موسیٰ صاحب بشیر آباد سندھ	۱۳-۵۰
محمد منیر پسر 〃	۱۳-۵۰
محمد سلیم پسر 〃	۱۳-۵۰
نصرت بیگم صاحبہ بنت 〃	۱۳-۵۰
اہلیہ صاحبہ 〃	۱۳-۵۰
والدہ مرحومہ 〃	۱۳-۵۰
دوسری والدہ مرحومہ 〃	۱۳-۵۰
والد صاحب مرحوم 〃	۱۳-۵۰
سردار خانصاحب ٹھٹھو وال	۱۲-۲۵
شیخ سبحان علی صاحب چک ۲۷۱/۱۲ لائلپور	۶-۰۰
محمد شفیع صاحب چک ۹۹ شمالی سرگودھا	۶-۰۰
مہر محمد عبداللہ صاحب کراچی	۶-۰۰
چوہدری محمد رمضان صاحب سیال گھمیانہ	۷-۰۰
سید بشیر احمد صاحب 〃	۶-۵۰
عبدالرحیم صاحب گھیٹ پور لائلپور	۶-۰۰

ولادت

مورخہ ۲۴/۱ کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو دوسرا بھانجہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام حضور (ایدہ اللہ) نے "محمد انور" تجویز فرمایا ہے نومولود مکرم مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سنگاپور کا نواسہ اور مکرم محمد عقیل صاحب آف کراچی کا لڑکا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو درازئ عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے۔

عبدالرشید ساٹری

(دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

گھوڑے ــــ اور ــــ مویشی
ہماری قومی دولت

بلاشبہ مویشی ہماری سب سے بڑی دولت ہیں۔ گائیں اور بھینسیں ہمیں دودھ مہیا کرتی ہیں، بیل زراعتی پیداوار کا سرچشمہ ہیں اور بھیڑوں سے اون اترتی ہے جس سے نفیس گرم کپڑے بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ گوشت اور کھالیں بھی مویشیوں سے ہی حاصل ہوتے ہیں۔ گویا ہماری زندگی کا بڑی حد تک دارومدار مویشیوں پر ہے۔

اگرچہ قطعی اعداد و شمار تو ابھی تک اکٹھے نہیں کئے جا سکے تاہم ۱۹۵۵ء کے ایک اندازے کے مطابق ملک میں مویشیوں کی تعداد پونے پانچ کروڑ سے کچھ زیادہ ہی ہے۔ آزادی کے بعد مویشیوں کی دولت میں خاص کمی واقع ہوئی ایک تو پاکستان سے اچھے مویشی بڑی تعداد میں ہندوستان چلے گئے۔ دوسرے پاکستان میں غالب آبادی گوشت کھانے والوں کی ہونے کی وجہ سے مویشی زیادہ ذبح کئے جانے لگے۔ مویشیوں کی کمی محسوس ہونے کی ایک اور وجہ یہ ہے کہ آبادی تو بڑی تیزی سے بڑھنے لگی۔ مگر مویشیوں کی افزائش اس رفتار سے نہیں ہوئی۔

ہماری دودھ کی ضروریات زیادہ تر گایوں اور بھینسوں سے ہی پوری ہوتی ہیں۔ گو بھیڑ، بکریاں بھی اس میں کچھ اضافہ کرتی ہیں۔ لیکن یہ قابل ذکر نہیں۔ مغربی پاکستان میں مویشیوں کی کل تعداد کا اندازہ تین کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ اس میں سے تقریباً اکتیس لاکھ بھینسیں اور ۲۲ لاکھ سے کچھ زیادہ گائیں ہیں۔ اس صوبہ میں دودھ کی سالانہ پیداوار تقریباً تیرہ کروڑ نو لاکھ من ہے۔ اس طرح ہر شخص کے حصے میں روزانہ تیرہ اونس دودھ آتا ہے جس کی قیمت دو ارب پچاس کروڑ روپے سالانہ بنتی ہے۔ جو صوبہ کی دوسری زرعی اجناس مثلاً چاول، گندم اور کپاس کے مقابلہ میں دوسرے درجہ پر ہے۔ کل پیداوار کا تیس فی صد یعنی ۳۲٫۷۸٫۸۰۰/۳ من دودھ کی ہی شکل میں استعمال ہوتا ہے پینتیس فیصد یا ۶۰۰/۱۳/۵۸/۴ من لسی، کھویا، مکھن پنیر اور آئس کریم کی شکل میں استعمال ہوتا ہے باقی گھی بنانے کے کام آتا ہے۔ جس میں سے بیشتر دیہات ہی میں کام میں لایا جاتا ہے اس لحاظ سے دودھ کی فی کس مقدار صرف ساڑھے چار اونس روزانہ بنتی ہے۔ گو ہمارے ہاں مویشیوں کی تعداد اتنی کم نہیں۔ مگر دودھ اور دودھ سے بنی ہوئی اشیاء کے سلسلے میں ہم خود کفیل نہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ پاکستان میں چارے کی کمی کی وجہ سے گائیں اور بھینسیں دودھ کم دیتی ہیں باہر دوں کی دار ے میں اچھی خوراک سے گایوں اور بھینسوں کی موجودہ تعداد ہی سے دودھ کی پیداوار میں تیس سے چالیس فی صد تک اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمارے کسان مویشیوں کے لئے متوازن غذا کا انتظام نہیں کر پاتے۔ موجودہ سائنٹیفک غذا کی بجائے وہ اپنے باپ دادا کے وقت کے طریقوں پر چل رہے ہیں۔ حالانکہ چارے میں راب یا اس قسم کے دوسرے اجزاء ملانے سے اس کی غذائی طاقت بڑھائی جا سکتی ہے اور احتیاط برتنے سے عمدہ اجزاء کو ضائع ہونے سے بچایا جا سکتا ہے۔

چارے کی پیداوار بڑھانے کیلئے اگر رقبہ میں اضافہ کیا گیا تو اندیشہ ہے کہ دوسری فصلوں مثلاً گندم کپاس اور نیشکر میں کمی واقع ہو جائے گی۔ کیونکہ جو زمین چارے کیلئے مختص ہو گی وہ دوسری فصلوں میں کمی کر کے ہی کی جائے گی۔ اسلئے ضرورت اس امر کی ہے کہ چارے کی پیداوار میں اضافہ اچھے بیج، کھاد اور ترقی دادہ زراعتی طریقوں سے کیا جائے۔

اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ مویشیوں کی اچھی نسل پیدا کی جائے۔ مگر یہ کام اتنا آسان نہیں ہے۔ مغربی پاکستان میں گایوں اور بھینسوں کی موجودہ تعداد کے لئے اچھی نسل کے کل ستائیس ہزار سانڈ اور ۲۳۱۰۰ بھینسے درکار ہیں جن سے افزائش نسل کا کام لیا جائے۔ مگر اس وقت ملک میں سانڈوں اور بھینسوں کی اتنی تعداد موجود نہیں ہے اور نہ ہی مستقبل قریب میں اس کے پورا ہونے کا امکان ہے۔ تاہم کوشش کرنا چاہیئے کہ جس حد تک ممکن ہو۔ اچھی نسل کے جانور بڑھائے جائیں

اس وقت افزائش نسل کے جو فارم ہیں ان میں بڑی کم تعداد میں اچھی نسل کے مویشی پیدا ہوتے ہیں۔ مشرقی پاکستان میں ڈھاکہ اور سلہٹ کے مقام پر ہریانہ، سرخ سندھی نسل اور مرہ بھینسوں کی نسل کشی کا انتظام ہے۔ مغربی پاکستان میں بہاولپور اور میرپور خاص میں گورنمنٹ کے فارم قائم ہیں جہاں اچھی نسل کے سانڈ پیدا کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ملک میں اور بھی چھوٹے چھوٹے فارم ہیں۔ گزشتہ پنجاب میں تین فارم ہیں۔ جن میں ڈیڑھ سو سے زیادہ دراجل، ساہیوال نیلی اور راوی نسل کے سانڈ پیدا کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح دھنی نسل تھل کے فارم میں پیدا کی جاتی ہے

اچھی خوراک کے ساتھ ساتھ مویشیوں کو بیماریوں سے بچانا بھی ضروری ہے ایک عام ...... اندازے کے مطابق دس فیصد مویشی ہر سال مختلف بیماریوں کی وجہ سے ضائع ہو جاتے ہیں اس نقصان کا اندازہ تقریباً چوبیس کروڑ بنتا ہے۔ خصوصاً وبائی حالات میں یہ نقصان تیس فیصد تک پہنچ جاتا ہے۔ صرف منہ کھر اور تھم کی بیماریوں سے پچاس لاکھ روپیہ سالانہ کا نقصان پہنچتا ہے۔

گل گھوٹو اور ماتا

ہمارے ہاں ہر سال ہزاروں کی تعداد میں مویشی گل گھوٹو اور ماتا کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ یہ دونوں چھوت کی بیماریاں ہیں اور وبا کی طرح پھیلتی ہیں۔ گل گھوٹو کی بیماری زیادہ تر سیلاب کے دنوں میں اور موسم برسات میں پھیلتی ہیں۔ کیونکہ اردگرد کا غلیظ پانی بہہ کر جوہڑوں وغیرہ میں داخل ہو جاتا ہے اور اس گندے پانی میں گل گھوٹو کے جراثیم ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس قسم کا پانی پینے سے یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ یہی حال ماتا اور بیل روگ کا ہے۔

ان دونوں مہلک بیماریوں کا اگر فوری طور پر علاج کر دیا جائے تو جانور بچ جاتا ہے۔ اس لئے اگر ان بیماریوں کی کوئی علامت جانور میں نظر آئے تو فوری طور پر قریبی شفا خانے کی طرف رجوع کرنا چاہیئے تاکہ مرض کا بروقت انسداد ہو سکے اس کے علاوہ زمینداروں کو مندرجہ ذیل تدابیر بھی اختیار کرنی چاہئیں۔ اگر جانور میں مرض کی علامت نظر آئے تو اُسے فوری طور پر دوسرے جانوروں سے علیحدہ کر لینا چاہیئے۔ اس قسم کے جانور کو جوہڑ یا تالاب پر نہلانے اور پانی پلانے کے لئے بھی نہیں لے جانا چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح اس کے جراثیم سارے تالاب کے پانی میں مل جائیں گے اور دوسرے جانوروں کے لئے نقصان کا باعث بنیں گے۔ اگر گاؤں میں ایک دو جانوروں کو یہ مرض لاحق ہو جائے۔ تو گاؤں والوں کو چاہیئے کہ وہ احتیاط کے طور پر اپنے تمام جانوروں کو انسدادی ٹیکے لگوا لیں۔ برسات شروع ہونے سے پہلے گل گھوٹو کے انسدادی ٹیکے تو ضرور لگوا لینے چاہئیں۔ اسی طرح ہر تین چار سال بعد ماتا بیل روگ کے خلاف بھی جانوروں کو انسدادی ٹیکے لگوا لینے چاہئیں۔

ہمارے فرائض

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مویشیوں کو صحت مند کیسے رکھا جا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں ہمارے کاشتکار بھائیوں کو چند موٹی موٹی باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔

- مویشیوں کو مناسب مقدار میں صاف ستھری خوراک ملنی چاہیئے۔
- مویشی جس جگہ باندھے جاتے ہوں اس جگہ کو ہر روز صاف کرنا چاہیئے۔
- مویشیوں کو گندے اور غلیظ جوہڑوں میں نہیں نہلانا چاہیئے اور نہ ہی پانی پلانا چاہیئے
- اگر مویشی معمولی سا بیمار بھی ہو جائے تو اسے فوری طور پر ہسپتال لے جانا چاہیئے۔ اور اس کی مناسب دیکھ بھال کرنی چاہیئے اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ زمیندار بھائی جانور کو اس وقت ہسپتال میں لاتے ہیں جب وہ موت کے بالکل قریب پہنچ چکا ہوتا ہے۔
- کوئی بھی وبائی مرض پھیلتے ہی اپنے مویشیوں کو انسدادی ٹیکے لگوا لینے چاہئیں۔
- مویشیوں کی صلاحیت اور ہمت کے مطابق ان سے کام لینا چاہیئے۔
- مویشی کو کسی ایسی جگہ چرنے کے لئے نہیں چھوڑنا چاہیئے جہاں گندگی اور غلاظت ہو۔ جانوروں میں گلگھوٹو کی بیماری گندی جگہوں پر چرنے سے ہی پیدا ہوتی ہے۔
- بیماری کی حالت میں جانور کو مکمل آرام دینا چاہیئے اور ساتھ ہی اس کا مناسب اور مکمل علاج بھی کرانا چاہیئے۔ بیمار جانور سے اس وقت تک کام نہیں لینا چاہیئے۔ جب تک وہ مکمل طور پر تندرست نہ ہو جائے۔
- وقتاً فوقتاً اپنے قریبی شفاخانہ حیوانات سے اپنے مویشیوں کا معائنہ کرواتے رہنا چاہیئے۔

ولادت

برادرم شیخ نصیر احمد صاحب کنزی کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ ۲۰ جنوری کو بچہ عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نام وحید احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب کا پوتا اور شیخ عبدالرحمٰن صاحب بوریوالہ کا نواسہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ نومولود لمبی عمر والا اور خادم دین ہو۔ آمین ثم آمین۔ (عبدالرشید ساگوڑی دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کے والد محترم میاں اللہ رکھا صاحب اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ میں سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (قریشی محمد شفیع عابد درویش قادیان)

کمیونسٹ چین پر بھارت کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کا الزام!

چین سے بھارتی حکومت کا احتجاج! لوک سبھا میں کرشنا مینن کا بیان

نئی دہلی ۱۸ر فروری۔ بھارتی وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن نے کل لوک سبھا میں بتایا کہ گزشتہ نومبر اور دسمبر میں کمیونسٹ چین نے بھارت کی فضائی حدود میں دو بار تجاوز کیا۔ چنانچہ اس کارروائی پر احتجاج کرتے ہوئے بھارت نے حکومت چین سے کہا ہے کہ وہ بھارت کی فضائی حدود کی خلاف ورزی نہ کرے ورنہ اس کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے

متعدد ضمنی سوالات پر وزیر اعظم پنڈت نہرو نے مداخلت کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت چین نے خلاف ورزیوں کی تردید کی ہے اور یہ دعویٰ کیا کہ وہ اس امر کا ثبوت مہیا کر سکتی ہے کہ جن طیاروں نے بھارتی حدود میں تجاوز کیا ہے وہ دوسرے ملکوں کے تھے پنڈت نہرو نے کہا "جہاں تک مشرقی بھارت کی شمالی سرحد پر فضائی حدود کی خلاف ورزی کا تعلق ہے ہم قطعی طور پر نہیں بتا سکتے کہ طیارے کس ملک کے تھے کیونکہ عین ممکن ہے کہ کسی دوسرے ملک کے طیاروں نے یہ خلاف ورزی کی ہو لیکن مغربی علاقوں میں چین کے طیارے ہی فضائی حدود کی خلاف ورزی کر سکتے ہیں۔

سوال کیا گیا کہ طیاروں کو گولی کا نشانہ کیوں نہ بنایا گیا۔ پنڈت نہرو نے جواب دیا "مکمل سائنسی معلومات اور طاقت رکھنے کے باوجود سوویٹ یونین چار پانچ سال کے عرصہ میں امریکہ کے ایک یو ۲ طیارہ کو گولی کا نشانہ بنا سکی تھی بہت بلندی پر کسی طیارہ کو نشانہ بنانا بڑا مشکل ہوتا ہے"۔

آئزن ہاور خفیہ دستاویزیں ساتھ لے گئے

نیویارک ۱۸ر فروری۔ امریکی اخبار "ڈیلی نیوز" کی ایک رپورٹ کے مطابق سابق صدر آئزن ہاور وائٹ ہاؤس چھوڑتے وقت دوسری جنگ عالمگیر کی سربراہوں کی کانفرنس کے بارے میں متعدد خفیہ دستاویزات اپنے ساتھ لے گئے ہیں اخباری رپورٹ کے مطابق اگر کینیڈی حکومت نے یہ دستاویزیں شائع نہ کیں تو صدر آئزن ہاور انہیں چھاپ دیں گے بتایا گیا ہے کہ یہ دستاویزات ان مراعات کے بارے میں ہیں جو روز ویلٹ اور ٹرومین نے اور دونوں موجودہ صدر کینیڈی کی طرح ڈیمو کریٹ تھے اسٹالن کو دی تھی،

• ڈیلی نیوز کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ یہ دستاویزات ۱۹۴۳ء (؟) تا ۱۹۴۵ء تہران کانفرنس اور ۱۹۵۵ء کی پوٹسڈم کانفرنس سے متعلق ہیں۔ آئزن ہاور نے اپنے زمانہ اقتدار میں یہ دستاویزات اس سال کے آخر تک شائع کرنے کا پروگرام بنایا تھا اخباری رپورٹ کے مطابق آئزن ہاور کو خدشہ ہے کہ شاید صدر کینیڈی یہ دستاویزات شائع نہ کریں

امریکی وزیر خارجہ سنٹو کے اجلاس میں شریک ہوں گے

واشنگٹن ۱۸ر فروری ایک عام باخبر امریکی ذریعہ نے آج بتایا کہ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک اپریل کے آخر میں سنٹو کی وزارتی کونسل کے اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے انقرہ جائیں گے اس سے پہلے آج وائٹ ہاؤس کے ایک اعلان میں بتایا گیا کہ مسٹر ڈین رسک ۱۰ مئی کے اواخر میں سیٹو کی وزارتی کونسل کے اجلاس میں شرکت کی غرض سے بنکاک جائیں گے توقع ہے مسٹر رسک آئندہ مئی میں اوسلو میں نیٹو کونسل کے اجلاس میں بھی شریک ہوں گے۔

شاہ نیپال کو چینی صدر کا پیغام مبارک باد

پیکنگ ۱۸ر فروری۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق چین کے صدر لیو شاؤ چی نے نیپال کے قومی دن کے موقعہ پر شاہ مہندر کو مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے لیو شاؤ چی نے اپنے پیغام میں امید ظاہر کی ہے کہ باہم وجود کے پانچ اصولوں کے مطابق دونوں ملکوں کے درمیان دوستی اور تعاون بڑھے گا۔ اسی طرح کا ایک پیغام وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی نے شاہ نیپال کو بھیجا ہے۔

بھوٹان کو چین کا الٹی میٹم

نئی دہلی ۱۸ر فروری۔ انڈین ایکسپریس کی اطلاع کے مطابق چین نے دعویٰ کیا ہے کہ بھوٹان کا موجودہ اٹھارہ ہزار مربع میل کا رقبہ دراصل تبت کا علاقہ ہے چند ماہ ہوئے چین نے بھوٹان کو ایک "الٹی میٹم" بھیجا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ بھوٹان اور تبت کے درمیان ثقافتی، جغرافیائی، اقتصادی اور مذہبی رشتے موجود ہیں چین نے وعدہ کیا تھا کہ وہ بھوٹان کی علاقائی خود مختاری کا احترام کرے گا بشرطیکہ وہ بھارت سے سیاسی اور اقتصادی تعلقات منقطع کرے،

یاد رہے بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل پارلیمنٹ میں کہا تھا کہ بھوٹان کے خلاف جارحانہ کارروائی کو بھارت پر حملہ تصور کیا جائے گا۔

کراچی ۱۸ر فروری۔ زرعی ترقیاتی کارپوریشن اور زرعی بنک کے انضمام کے بعد جو زرعی ترقیاتی بنک قائم کیا گیا ہے وہ آج سے کام شروع کرے گا۔

اعلان نکاح

میرے چھوٹے بھائی عزیزم حکیم شیخ خورشید احمد صاحب پروپرائٹر خورشید یونانی دواخانہ ربوہ کا نکاح عزیزہ رضیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم شیخ اللہ بخش صاحب مرحوم کے ہمراہ بعوض دو ہزار (۲۰۰۰) روپے حق مہر پر محترم چوہدری شجاعت علی صاحب سینئر انسپکٹر بیت المال نے مورخہ ۱۵ ۲/۶۱ بروز بدھ دار مسجد احمدیہ ڈیرہ اسماعیل خاں میں پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

شیخ صدیق احمد سیکرٹری مال
جماعت احمدیہ ڈیرہ اسماعیل خان

قابل فروخت مشینری

ہمارے پاس مندرجہ ذیل مشینری و آہنی سامان برائے فروخت گوجرہ میں موجود ہے۔ خواہشمند حضرات مذکورہ ذیل پتہ پر بالمشافہ یا بذریعہ خط ۲۸/۲/۶۱ تک تفصیلات معلوم کر سکتے ہیں سامان مندرجہ ذیل ہے:-

۱۔ ڈیلیز مشین امریکن (CONTINENTAL) ۲۔ کولر دی شب (COOLOR - V. SHAPE) برائے برف خانہ آٹھ ٹن۔ ۳۔ بلور ولائتی برائے برف خانہ آٹھ ٹن۔ ۴۔ شافٹ ولائتی ٹرن شدہ ۳" سائز۔ ۵۔ پلیاں مختلف سائز ڈبل فیز ۱۳ عدد (DOUBLE PHASE) ۶۔ گراری ایکسپلر مختلف سائز۔ ۱۴ عدد۔ ۷۔ بریکٹ ۱۴ عدد۔ امونیا رسیور ایک عدد۔

اس کے علاوہ اور سامان بھی ہے جو موقعہ پر دیکھا جا سکتا ہے

لیکوئیڈیٹر دی سندھ ویجیٹیبل آئلز اینڈ الائیڈ پراڈکٹس کمپنی لمیٹڈ

کیا پرانی امراض میں بھی "کیوریٹو" کا استعمال مناسب ہے؟

مکرم منیر احمد صاحب فرخ متعلم تعلیم الاسلام کالج ربوہ ابن جناب مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"میں تقریباً کئی سال سے تلی اور ملیریا بخار کی وجہ سے بیمار تھا اور ہر سال تقریباً دسمبر کے مہینہ میں مجھے تلی کے بڑھنے کی وجہ سے کافی عرصہ تک بخار کے ظلم و ستم سہنے پڑتے تھے علاج معالجہ .... سے وقتی طور پر میری بیماری مغلوب ہو جاتی۔ امسال جب مجھے بخار ہوا تو ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی کی ایجاد "پہلی دوا" (کیوریٹو CURATIVE) کی چند خوراکوں کے استعمال سے مجھے کلی صحت ہو گئی۔ الحمد للہ"

اسی طرح کئی اور پرانے کیس بھی کیوریٹو کے ذریعہ ٹھیک ہوئے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے ہم یہی کہیں گے کہ کیوریٹو دراصل نئی اور شدید امراض (Acute diseases) کی ہی دوا ہے۔ البتہ جب کسی پرانی مرض کا دورہ شدت سے ہو تو اس دوا کا استعمال جائز ہے اس صورت میں اس سے مریض کو کافی آرام مل سکتا ہے اور اگر چند دن کے استعمال سے مرض کے کلی دور ہو جانے کی امید پیدا ہو تو اس کا چند دن متواتر استعمال کر کے دیکھ لیا جائے اور اگر ۲۴ گھنٹہ میں اس دوا سے کوئی فرق نہ پڑے تو پرانی امراض میں زیادہ عرصہ تک اس دوا کو استعمال نہ کرنا چاہیئے۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

برائے فروخت

ایک رجسٹرڈ فارمیوسٹیکل اینڈ ڈرگز (drugs) مینوفیکچرنگ کمپنی (Manufacturing Company) واقعہ جی ٹی روڈ لاہور کی فروخت یا قبضہ کے لئے پیشکش مطلوب ہیں۔ جگہ کافی کشادہ ہے جس میں بہترین ساز و سامان سے لیس پلانٹ بجلی اور ٹیلیفون کا کنکشن ہے دلچسپی رکھنے والی پارٹیاں اپنی مالی حالت اور بینک کا حوالہ دیتے ہوئے تفصیلات کے لئے

اعجاز الحق محمد نگر گلی ۱۳ مکان ۵

لاہور فون ۵۹۰۴

کی طرف رجوع کریں۔